

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی (کاندھلہ، انڈیا)

(قسط: ۳۰ آخری)

صحابہ کرام، خصوصاً ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا علی اور خانوادہ حسنین رضی اللہ عنہم کی متواتر رشتہ داریاں

مشاجرات کی روایات حقیقت یا افسانہ:

اس وقت جب حضرات صحابہ کی عظمت پر پھر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، ان کی شان میں گستاخیوں کی بات کی جا رہی ہے اور ان سے محفوظ قرآن مجید، سنت و احادیث نبوی اور شریعت کی بنیادوں پر نئے تیشے نئے حربے آزمائے جا رہے ہیں، ضرورت ہے کہ اس بات کو اپنے ذہن و نظر اور مطالعہ میں ایک بار پھر تازہ کر لیا جائے کہ حقیقت دین کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جس کارواں اور قائدین نے واضح کیا، وہ پہلے بھی ایک ہی جماعت تھے، ایک ہی کہکشاں کے آفتاب و ماہتاب تھے اور ایک ہی منبع سے منور ہو کر، صوفشانی فرماتے رہے، بعد میں بھی ہمیشہ ایک ہی رہے۔ ان میں نہ اس وقت اختلاف تھا جب وہ دامن رسالت کے زیر سایہ زندگی گزار رہے تھے، نہ اُس وقت تھا جب ان میں سے شانی اثین یا رغار (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو مسند خلافت سپرد کی گئی، نہ اُس وقت تھا جب ”لَوْ كُنَّا بَعْدِي نَبِيٌّ لَّكَانَ عُمَرُ“ کے مصداق (سیدنا عمر فاروق اعظم) اپنے اقتدار اور تدبیر و انتظام سے ملت اسلام کو، نئی فتوحات، نئی بلندیوں، نئی ترقیات اور نئے حصوں تک اسلام پہنچا کر، سرخرو اور کامیاب فرما رہے تھے۔ تاہم بعد کے حالات میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بعض غلط فہمیاں پیش آئیں اور اختلافات و مشاجرات ہوئے لیکن ان کے دل ہمیشہ صاف رہے، انھوں نے ان اختلافات و نزاعات کو اپنے دامن سے بھی جھٹک دیا تھا اور اپنی اولادوں کو اس کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کی۔

اس لیے یہ ان کے باطن کی خرابی اور قلبی اندرونی اختلاف کا اثر نہیں، بلکہ صرف اختلاف رائے کی بات تھی۔

شرح عقائد نسفی کا اقتباس اوپر گزر گیا ہے، اس میں فرمایا گیا ہے:

”وَمَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْمُنَازَعَاتِ وَالْمَحَارِبَاتِ فَلَهُ مَحَامِلُ وَتَاوِيلَاتُ“

ان حضرات کے درمیان جو بھی اختلاف و مشاجرات ہوئے، انھوں نے ان کو قطعاً بھلا دیا، فراموش کر دیا تھا۔ ان کی بعد کی زندگی، ان کے باہمی تعلقات، خاندانی رشتے، عظمت و احترام اور روابط اسی طرح باقی رہے۔ ان حضرات کے باہمی تنازعات و اختلاف کی جو روایت و اطلاعات اور تاریخی معلومات ہیں، ان کے ساتھ ایک بڑی خطرناک سازش ہوئی ہے۔ چونکہ کہ اس طرح اکثر روایتوں کے نقل کرنے والے اور ان روایتوں کی مدد سے اوّل اوّل تاریخ مرتب کرنے

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

والے، اسی خیال و فکر کے اشخاص تھے جو اختلاف و عدم توازن کے شکار تھے، اس لیے ان کو پڑھتے ہوئے بہت احتیاط کی اور بہت غور و فکر کی ضرورت ہے کہ:

ساتی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

خانوادہ علی رضی اللہ عنہ میں حضرات شیخین کے ناموں کا معمول اور اہتمام:

یہ بھی ایک عالم آشکارا اور بے غبار حقیقت ہے کہ اگر اللہ نہ کرے، ان حضرات کے درمیان بعد میں یا شروع میں زندگی کے کسی دور میں بھی، بد اعتادی، اختلاف اور بے تعلقی کی ایسی کوئی بات ہوتی جس کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور ان کے شفاف دامن کو آلودہ کرنے کی جسارت کی جاتی ہے، تو کیوں یہ حضرات اپنے خاندانی رشتے اس شدت و قوت سے باقی رکھتے، کیوں اپنی اولادوں کے نام پر ابوبکر، عمر، عثمان، عائشہ رکھتے۔ کیونکہ ان کی یادوں کو ہر وقت اپنے سامنے تازہ رکھتے اور کس وجہ سے اپنے اخلاف کو، ان حضرات کے خاندانوں سے رشتہ نانا جوڑنے کی تاکید و اہتمام فرماتے اور اس میں کوشش کا مزاج بناتے؟

ذرا غور تو فرمائیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں کی قریبی اولاد میں سے، چار کے نام ابوبکر، پانچ کے عمر اور پانچ ہی کے نام عائشہ ہیں۔ بھلا کون اپنے دشمنوں کے نام پر اپنی اولادوں کے نام رکھتا ہے، کون ان لوگوں سے جن سے پشتینی، خاندانی عداوتیں ہوں، اپنی بیٹیاں دینا اور ان گھروں میں اپنے لڑکوں کی شادی کرنا پسند یا گوارہ کرتا ہے۔ ان حضرات کے باہمی رشتے اور قریب ترین گہرے تعلقات کی جو مصدقہ تفصیلات اور معتبر شجرے، ڈنکے کی چوٹ پر اس فاسد خیال اور بے اصل پروپیگنڈے کی تردید کرتے ہیں اور کہہ رہے ہیں:

اے کاش حقیقت کی کچھ ان میں جھلک ہوتی واعظ تری تقریر افسانے ہی افسانے

اس مطالعہ سے چند نہایت حیرت انگیز چونکا دینے والی معلومات سامنے آتی ہیں، جو اپنے آپ میں بڑی دریافت اور عجوبہ کی حیثیت رکھتی ہیں:

(۱) حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی جو نسلیں معروف و موجود ہیں، وہ تمام تر وہ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتیوں، نواسیوں اور اسی طرح حضرت عمر فاروق کی اولاد سے ہوئی ہیں۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق اس پر فخر کرتے تھے کہ میری مادری نسبت (والدہ اور دادی) دونوں کا سلسلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جڑا ہوا ہے۔

(۳) حضرات شیخین (ابوبکر و عمر) رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی تمام زوجات غیر عرب، عجمی

خاندانوں سے تھیں۔

(۴) شیعہ صاحبان کی روایات میں، ان کے اماموں کی مادری نسبت (حضرت جعفر صادق کے بعد) اور ثبوت میں سخت اختلاف ہے۔

دقیق علمی مباحث، متکلمانہ مناظراتی بحثوں سے قطع نظر، یہاں درج یہ اطلاعات اور شجرے ہی اس کی مکمل تردید کر رہے ہیں کہ ان خاندانوں میں آپس میں سخت اختلافات تھے اور دونوں کی مذہبی فکر اور راستے الگ الگ تھے۔ اس تاریخی مطالعہ کی ایک ایک کڑی اور ہر اک شاخ کے آپس کے معتبر قرہبی رابطے اور رشتہ داریاں بہت صاف صاف کہہ رہی ہیں کہ ان دونوں سلسلوں، خاندانوں اور اہل نسبت میں آپس کے اختلاف، بد اعتمادی اور قطع تعلقات کی روایات و خبریں غلط اور بالکل غلط ہیں۔

اس نظریہ کا ناقابل تردید ثبوت ان خاندانوں کی باہمی رشتہ داریاں ہیں، ان سے ہمارے اس نظریہ بلکہ عقیدہ کی توثیق ہو رہی ہے، جو شیعہ علماء مورخین اور ماہرین علم الانساب نے اپنی کتابوں میں تحریر کیے ہیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آج نئی دریافت ہوئی ہو، بلکہ قدیم سے قدیم ترین مورخین اور علمائے انساب نے ان سب کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی صداقت کو بلا خوف تردید ظاہر بھی کیا ہے۔

نور الحسن راشد کاندھلوی

۱۷/رجب ۱۴۳۲ھ